# کنویں کی اہمیت تاریخ کے آئینہ میں

منظر عبّاس

معرفت پیارے حسن، دریاپور، پٹنہ۔4

عرب سے لے کر عجم تک کنویں پائے جاتے تھے۔
تاریخ کی کتابوں میں تحریر ہے کہ قبیلہ بنی ہاشم اور قریش کے لوگوں نے بے انتہا کنویں کھودے تھے۔ پہلے عرب میں کافی دور دور سے پانی آتا تھا، لیکن جب سے بنی ہاشم کے قبیلوں نے کنویں کھودنا شروع کیے یہ دشواری کم ہوگئی۔صرف حضرت علیؑ نے اپنے ہاتھوں سے چالیس کنویں کھودے تھے۔

ہمارے ہندوستان میں بھی کافی تعداد میں شہر سے لے کر دیہات تک کنویں موجود تھے۔تاریخ کے اوراق میں آج بھی تحریر ہے کہ دنیا میں ابھی بھی بہت سارے عجوبے کنویں موجود ہیں جو مختلف ممالک میں پائے جاتے ہیں۔

اصفہان کے پہاڑ پر ایک ایسا کنواں ہے جس کی انتہا کا پتہ نہیں چلا۔ایک شخص کو قید خانہ سے لایا گیا جو سزائے موت یافتہ تھا اسے تھیلے میں رکھ کر کنویں میں ڈالا گیا اور کچھ پتھر دے دیے گئے تاکہ رسّی ختم ہونے پر کنویں کے اندر ڈالے اس نے وہ پتھر پھینکے لیکن کوئی آواز نہیں سنی۔ اسے سات دن اور راتیں صرف نیچے اتارتے رہے اور وہ مسلسل پتھر پھینکتا رہا لیکن کوئی آواز نہیں آئی۔اسے اوپر کھینچا گیا اور پوچھا گیا اس عرصے میں کیا دیکھا تو اس نے کہا صرف تاریکی!

سامرہ میں ایک ایسا کنواں ہے جس کا پانی صاف اور ساکن ہے۔اگر اس میں مٹّی یا اینٹیں پھینکی جائیں تو اس سے عجیب اور بری آوازیں آتی ہیں جو تین گھنٹے بعد جب پانی گرم ہوجائے اور ساکن ہوجائے تو ختم ہوجاتی ہیں۔
سراندیپ کے پہاڑ پر ایسا کنواں ہے جو اس میں دیکھتا ہے اسے تیر کی مانند ایک پتھر آکر لگتا ہے اور دیکھنے والے کو زخمی کر دیتا ہے اور معلوم نہیں ہوتا کہ یہ کیا ہے۔بعض لوگ کہتے ہیں کہ وہاں حضرت آدمؑ کی کسی بیٹی کا مقبرہ ہے۔
پوشنگ کی پہاڑی پر دو کنویں ہیں جن میں سے ایک میں کچھ ڈالا جائے تو واپس آجاتا ہے جبکہ دوسرے کنویں میں لاکھوں کبوتروں نے اپنا آشیانہ بنایا ہوا ہے جو اڑتے ہیں اور پھر اپنی جگہ پر دوبارہ آکر بیٹھ جاتے ہیں اور اس میں جو بھی رسّی ڈالی جاتی ہے وہ اس طرح آدھی ہوجاتی ہے جیسے کسی نے اسے قینچی سے دو حصوں میں تقسیم کیا ہو۔

دامغان میں ایسا کنواں ہے کہ جو اس کا پانی پیتا ہے اسے اسہال ہوجاتے ہیں اور اگر اس کنویں کا پانی کہیں اور لے جایا جائے تو وہ خون میں تبدیل ہوجاتا ہے۔اگر مزید دور لے جایا جائے تو وہ خون پتھر بن جاتا ہے۔

تبت کی حدود میں ایسا کنواں ہے کہ جو اس میں موجود آواز سن لے تو ہمیشہ سنتا رہے گا لیکن ترکی و ہندوستانی، عربی و عجمی کسی کو نہیں دیکھ سکتا اور اگر بارش برس

جائے تو وہ سننے سے محروم ہو جاتا ہے اور اگر بارش رک جائے تو سننے لگتا ہے۔

ہندوستان میں ایسا کنواں ہے کہ جس کا پانی دو شاخوں کی صورت اختیار کر لیتا ہے اور دو مختلف سوراخوں میں چلا جاتا ہے اور سوراخ سے باہر نکلنے کے بعد ایک سوراخ سے ایسے سانپ کی شکل اختیار کر لیتا ہے جو بے انتہا مفید اور نایاب ہے۔

جب ہم ماضی میں پانی کی اہمیت کو سمجھنے کی کوشش کریں گے تو ہمیں اندازہ ہوگا کہ کنویں سے پانی کا کیا تعلق ہے۔ ماضی میں جو بھی کنویں کھودے گئے اس کا مقصد یہی تھا کہ اس سے پانی نکال کر پیاس کی شدت کم کی جائے۔ تاریخ کے اوراق گواہ ہیں کہ ماضی میں ایک وقت ایسا بھی تھا کہ دور دور تک کہیں پانی نظر نہیں آتا تھا اور عرب کی شدت کی گرمی انسانوں کی جان لے لیتی تھی اور پوری دنیا میں سب سے زیادہ گرمی عرب میں پڑتی تھی۔ رسول اکرمؐ کے چچا اور ان کے بیٹے حضرت علیؓ نے بے حساب کنویں کھودے جس سے پانی پی کر بہت سے لوگ اپنی زندگی بچانے میں کامیاب ہو گئے اور جانور تک سیراب ہوئے۔

ابتدا میں کنویں کھودنے کا صرف یہی مقصد تھا کہ عرب کی جلتی دھوپ میں جو پانی کے بغیر تڑپ تڑپ کر جان گنوا دیتے تھے ان کو پانی سے سیراب کیا جائے۔ بعد میں تمام دنیا میں کنویں کھودنے کا رواج عام ہو گیا اور ہمارے ملک ہندوستان میں گاؤں سے لے کر شہر تک کافی تعداد میں کنویں کھودے گئے۔ پانی نکالنے کا واحد راستہ تھا جس سے زمینیں بھی سیراب ہوتی رہیں۔ پیاس کی شدت سے پانی کا اندازہ ہوتا ہے۔

تاریخ بتاتی ہے کہ دور دراز جنگلوں میں بیابان میں کنویں تھے وہاں کوئی آدم زاد نہیں تھا۔ اسی لیے ان کنووں میں شیطان اور دیگر چیزوں یا پھر جنوں کا بسیرا ہو گیا اور اس میں سے طرح طرح کی آوازیں آنے لگیں۔

ماضی کی تاریخ گواہ ہے کہ صرف کنواں ہی تھا جس سے پانی دستیاب ہوا کرتا تھا۔ اسی پانی سے کھیت کی ہریالی قائم تھی، غلہ پیدا ہوتا تھا۔ تمام کھیتوں کو پانی دیا جاتا تھا۔ اس کے علاوہ جانور اسی کے پانی سے سیراب ہوا کرتے تھے۔

دیہات سے لے کر شہر تک کنویں کا پانی پی کر انسان اپنی زندگی سکون سے بسر کرتا تھا۔ ایک کنواں علاقہ بھر کے لوگوں کو سیراب کرتا تھا۔ سب کو بہتر پانی ملتا تھا۔ کوئی بیماری نہیں ہوتی تھی۔ اس پانی کی کرامات تھیں کہ زمین سے نکلنے والا یہ پانی امرت تھا۔ انسان صحت یاب رہا کرتا تھا اور طرح طرح کی بیماریوں سے محفوظ تھا۔ یہ پانی قدرت کا انمول تحفہ تھا اور آج بھی ہے لیکن تاریخ بتاتی ہے کہ جیسے جیسے یہ دنیا دعویٰ کرتی گئی کہ ہم نے پانی کو آسانی سے اب دستیاب کروا دیا ہے۔ دیہات اور شہروں میں بورنگ سے پانی نکلنے لگا۔ ہر طرف پانی ملنے لگا۔ سرکاری طور پر تمام نل کے ذریعہ پانی آنے لگا۔ پائپ لائن زمین کے نیچے سے آ گئی، لیکن افسوس کی بات ہے کہ دنیا ترقی کا دعویٰ کر رہی ہے۔ ہم تیز رفتار سائنس کے دور میں ہیں، لیکن آج پانی صاف و شفاف دستیاب نہیں ہو رہا ہے۔ آج کا پانی نقصان دہ بھی ہوتا ہے اور بیماریاں ہو جاتی ہیں لیکن کل کے کنویں کا پانی کتنا صحت بخش تھا اس کا اندازہ بھی نہیں لگایا جا سکتا۔

○○